Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | جمعرات ۱۲/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۳۰ تبوک ۱۳۷۲ھش ' ۳۰ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۸

مندرجہ ذیل افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

تمام متعلقہ ادارہ جات و افراد جماعت احمدیہ مبائعین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل افراد کا جنہوں نے احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں بطور امیدوار۔ تجویز یا تائید کنندہ حصہ لیا ہے۔ کبھی بھی جماعت احمدیہ مبائعین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

ا۔ ملک بشیر الدین خالد۔ مقبول روڈ۔ صابر سٹریٹ۔ اچھرہ لاہور۔

۲۔ ملک وسیم الدین خالد لاہور

۳۔ ملک فلاح الدین لاہور

۴۔ رحمت علی Q/1-9 بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۵۔ محمد عالم 1/4 وارڈ 60 ڈھولن وال لاہور

۶۔ خوشی محمد وارڈ 60 ڈھولن وال لاہور

۷۔ تنویر احمد بٹ مکان نمبر 9 گلی نمبر 10 شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور

۸۔ شاہد محمود وارڈ 81 یونٹ 4/6 بنک سکوائر لاہور

۹۔ طیب محمود ولد مسعود کرشن وارڈ 81 یونٹ 4/6 بنک سکوائر لاہور

۱۰۔ ثمینہ کوثر A-96 زینت بلاک۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

۱۱۔ زرینہ بیگم وارڈ 57 سمن آباد لاہور

۱۲۔ محمد اقبال وارڈ 57 سمن آباد لاہور

۱۳۔ محمد اکبر ولد امام دین 4/2/3 میونسپل کمیٹی چنیوٹ

۱۴۔ معظم اقبال مکان 75-S-19 سلطان سٹریٹ۔ راہبر کالونی کوٹ لکھپت لاہور

۱۵۔ غلام نبی 14/1 وارڈ 44 ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۶۔ غلام حبیب 14/1 وارڈ 44 ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۷۔ ملک نعیم الدین خالد۔ صابر سٹریٹ۔ مقبول روڈ۔ اچھرہ لاہور

۱۸۔ محمد حنیف راجہ 402 بستی سیدن شاہ وزیر علی روڈ۔ اپر مال لاہور

۱۹۔ ملک عابد خاں ولد علی احمد۔ قاضی پارک۔ عقب سنگیت سینما شاہدرہ لاہور

۲۰۔ محمد اختر P-172 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور

۲۱۔ نوید نذیر مکان نمبر 17 گلی نمبر ۹ مغل پورہ لاہور

۲۲۔ رشید احمد 157/4 ڈی۔ آئی۔ ٹاؤن شپ لاہور

باقی ص ۷ پر

امامت کی موجودگی میں کسی مجدد کی ضرورت نہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ جو ۲۷۔ اگست ۱۹۹۳ء کو دنیا بھر میں چار مواصلاتی سیاروں اور ۱۶ میٹر بینڈ ریڈیو پر براہ راست ٹیلی کاسٹ اور نشر کیا گیا

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۲۷۔ اگست سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور عملی گواہی نے ثابت کر دیا ہے کہ امامت کی موجودگی میں کسی تجدید کرنے والے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدی گواہی نے ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سر کچل دیا ہے۔ امامت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اس لئے امامت کی موجودگی میں قیامت تک کسی تجدید کی ضرورت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ مواصلاتی سیاروں اور ۱۶۔ میٹر بینڈ ریڈیو پر دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ اور نشر کیا گیا۔ ایشیا کے سیٹیلائٹ میں کسی خرابی کی وجہ سے ایشیا میں اس بار خطبہ نہ دیکھا جاسکا مگر ریڈیو کے ذریعے سے خطبہ سن لیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اسی نظریہ کو جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا کہ (امامت) احمدیہ کی موجودگی میں تجدید کرنے والے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور خدا تعالیٰ کی تائید اور عملی گواہی نے ثابت کر دیا ہے کہ اس معاملے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے' کی تشریح درست تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کی تائیدی اور عملی گواہی نے ہمیشہ کے لئے اس فتنے کا سر کچل دیا۔ جن کے دلوں میں تقویٰ ہے وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں اور اس حقیقت کا انکار وہی کر سکتے ہیں جن کا دل تقویٰ سے عاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں جماعت احمدیہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی جماعت کے افراد کی بھاری اکثریت کے متعلق گواہی یہ ہے اور خدا کی فعلی شہادتیں بتا رہی ہیں کہ خدا کی تائید ان کے ساتھ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعد جس (امامت) کا ذکر ہے۔ وہ وعدہ قیامت تک کے لئے ہے اور غیر منقطع ہے۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ کسی اور شخص کو تجدید کے لئے کھڑا کیا جائے۔ اسی طرح جب (امام جماعت) موجود ہو تو اس امامت سے الگ کسی تجدید کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ امامت الٰہی تائید یافتہ ہے اور اگر اس کے ہوتے ہوئے تجدید دین کا تصور رکھا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ (امامت) میں تقویٰ باقی نہیں رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے کام خدا کے وعدوں کے خلاف نہیں ہوتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ میرے بعد اور وجود بھی ہونگے جو خدا کی مجسم قدرت ہوں گے۔ حضرت بانی سلسلہ نے بتایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قدرت ثانیہ کا آنا ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر خدا سچا ہے اور لازماً سچا ہے' اور اگر حضرت بانی سلسلہ سچے ہیں اور لازماً سچے ہیں تو وہ جھوٹے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب (امامت) کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے اور اب نئی صدی آنے کے بعد تجدید کرنے والے کا انتظار کیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پندرھویں صدی ہجری شروع ہونے کے بعد اب تیرہ سال گذر گئے ہیں اور اس عرصہ میں امامت احمدیہ سے باہر کوئی تجدید کرنے والا ظاہر نہیں ہوا اس سے اس جھوٹے پراپیگنڈے کی قلعی کھل گئی ہے۔ ان کو اگر خدا سو سال کی بھی زندگی دے تو ان کو کہیں تجدید کا نیا سلسلہ نظر نہیں آئے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی اور اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں رہے گی جو امامت کے ساتھ نہیں رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس یہی میرا پیغام ہے تمام مجالس کے لئے اور ساری جماعتوں کے لئے جو قیامت تک دینی مقاصد کے لئے جمع ہوتی رہیں گی۔

اس سلسلہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سابقہ خطبات کے تسلسل میں توحید کا مضمون جاری رکھا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات عزیز اور حکیم کا ذکر فرمایا ہے یہ وہ چشمے ہیں جو توحید سے پھوٹ رہے ہیں ان صفات کا تعلق عدل سے ہے۔ عام طور پر عزیز کا معنی غالب کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں عزت اور

مسلسل صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

احترام کا مضمون بھی شامل ہے۔ بعض لوگ غالب اس طرح ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے گردنیں تو جھکتی ہیں لیکن دل نہیں جھکتے مگر بعض غالب ایسے ہوتے ہیں کہ دل ان کے سامنے جھکتے ہیں اور ایسی عزت دیتے ہیں جو ان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ یہ وہ غلبہ ہے جو انصاف پر مبنی ہے۔ وہ غلبہ جو انصاف سے عاری ہو وہ کبھی عزیز نہیں ہوا کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں توحید کا مضمون اس طرح بیان ہوا ہے کہ ایسے وجود کو کامل سہارا بنایا جاتا ہے اور جس وجود کے سوا کوئی اور سہارا نہ ہو وہ رحم ضرور کرتا ہے۔ کیونکہ اور سب وجودوں کی نفی کرنے کے بعد خدا تعالیٰ ہی کا وجود رہ جاتا ہے۔ باقی سب سہارے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ یہاں سے عدل بھی ملے گا اور رحم بھی ملے گا۔ جب تم رحمٰن اور رحیم وجود سے تعلق قائم کرو گے تو اس کے بعد کسی اور خدا کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا جو جھوٹے معبود بنائے جاتے ہیں وہ عدل نہیں کرسکتے وہ اپنے خاص مریدوں سے انصاف کرتے ہیں باقی دیگر لوگوں سے انصاف نہیں کرپاتے اس لئے نہ ان کا عدل عدل ہے اور نہ رحم رحم ہے۔ رحمٰن کہہ کر یہ بتایا گیا ہے کہ کامل عدل والا خدا رحمانیت کے اس آخری مقام پر فائز ہے جس سے بڑھ کر رحمانیت کا اور کوئی مقصد متصور نہیں ہوسکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا توحید کے یہ مظاہر جس طرح آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے دنیا کے سامنے پیش کئے اور اللہ کا سہارا پاکر اور دیگر سہارے جس طرح ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیئے ایسی مثال دنیا بھر میں اور کہیں نہیں ملتی۔ توحید کے قیام کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسی دردناک قربانیاں دیں کسی اور قوم نے توحید کے لئے ایسی قربانیاں نہیں دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام کا آغاز حقیقت میں توحید کا آغاز تھا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ نے جو قربانیاں دیں وہ خالصتاً توحید کے قیام کے لئے دیں اور کسی شے کا جھگڑا ہی نہ تھا کفار یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ اور جو چاہے عقیدہ رکھیں مگر توحید کا عقیدہ نہ رکھیں تو سارا جھگڑا ہی ختم ہوجاتا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان قربانیوں کی تفاصیل بیان کیں جو انہوں نے توحید کے لئے دیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ (جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے) اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر ہونے والے مظالم کا ذکر فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے غلاموں پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ہونے والی سختیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ کو آپ کا مالک سخت گرمی کے وقت آپ کی قمیض اتار کے گرم ریت پر لٹا دیتا اور سخت گرم پتھر چھاتی پر رکھ دیتا۔ اور کہتا کہ لات وعزّیٰ کی پرستش کرو ورنہ اذیتیں دے دے کر ہلاک کردوں گا۔ مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ سے شدید تکلیف کے وقت صرف اور صرف احد احد کی آوازیں نکلتیں۔ بسا اوقات آپؓ ان مظالم کے نتیجے میں بیہوش ہو جاتے اور بے ہوش ہونے سے قبل جو آخری آواز آپ کے منہ سے نکلتی وہ احد احد کی آواز ہوتی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے گلے میں رسی ڈال کر ان کا مالک رسی گلیوں کے لڑکوں کو پکڑا دیتا جو انہیں پتھریلی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے۔ ان دردناک مظالم کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی آواز بار بار بھرّا جاتی۔

اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ نے ابوفقیہہ عامر بن فہیرہ پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی حضرت لبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا جن کو حضرت عمر اسلام لانے سے پہلے اتنا مارتے اتنا مارتے کہ خود تھک جاتے۔ پھر کوڑوں سے مارتے۔ حضرت لبیبہ رضی اللہ عنہا شدت تکلیف میں کہتیں اے عمر! اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا ان کوڑوں کو کبھی بے انتقام نہیں چھوڑے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس مرحلے پر یہ اہم نکتہ احباب جماعت کو بیان فرمایا کہ حضرت لبیبہ کی شدت تکلیف میں بھی جب کہ انتقام کا جذبہ غلبہ کرتا ہے، یہ تمنا تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرلیں کہ ان کے سارے گناہ بخشے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا ذوقی نکتہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے میں حضرت نبی کریم ﷺ کی دعا کے علاوہ اس لونڈی کی اس دعا کا اعجاز بھی شامل تھا۔

اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ نے ابوجہل کی ایک لونڈی حضرت صہیب رومیؓ حضرت خباب ابن الارتؓ حضرت عمار کے والد یاسر، ان کی والدہ سمیہؓ کا ذکر فرمایا جن کو ابوجہل نے ران میں نیزہ مارا جو ان کے پیٹ سے نکل گیا اور انہوں نے تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی قربانیوں کو بے نتیجہ نہیں چھوڑتا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جنہوں نے اتنی تکالیف اٹھائیں ان کو حضرت عمرؓ نے قاتلانہ حملہ میں زخمی ہونے کے بعد اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جن کو شدید اذیتیں دی گئیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہا آتے دیکھتے تو سیدنا بلال! سیدنا بلال! کہہ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور فتح مکہ کے وقت ان کے جھنڈے تلے آنے والوں کو امن کی نوید سنائی گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لوگ ممکن ہے ان قربانیوں کو بھول جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نہیں بھولتا اور اپنی توحید کی خاطر قربانیاں کرنے والوں کو اسی دنیا میں بدلہ عطا کردیتا ہے۔

ہماری تاریخ

۲۶ / مارچ ۱۹۳۴ء کو نمائندگان جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے دہلی میں وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں ایک ایڈریس پڑھا۔ جس میں خاص طور پر ان سے درخواست کی کہ مستقبل میں ہندوستان کے نظام حکومت میں مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔

چنانچہ وفد نے کہا۔ ایک ایسی حکومت جس کے ماتحت ہر ملت و مذہب کے لوگ ہوں کسی خاص جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ نہیں کرسکتی۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر ایک قوم اپنے جائز حقوق سے محروم ہو خواہ اس محرومی میں اس کی اپنی کوتاہی کا ہی کیوں نہ دخل ہو وہ ایک حد تک مدد اور سہارے کی محتاج ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کی یہی حالت ہے حکومت مغلیہ کی تباہی کے بعد مسلمانوں پر دیر تک ایک سکتہ کا سا عالم رہا شائد یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا بلکہ لارڈ کرزن جیسے واقف گورنر جنرل کی اس خیال کی تصدیق حاصل ہے کہ حکومت بھی اپنا پیش رو ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کو ابتدا میں شک کی نگاہ سے دیکھتی رہی لیکن جب کوئی شک پیدا ہو جائے تو وہ آہستہ آہستہ ہی دور ہوتا ہے پس اس شک کے عرصہ میں دوسری اقوام نے خاصی ترقی کرلی۔ اور مسلمان پیچھے رہ گئے تعلیم میں بھی سرکاری ملازمتوں میں بھی اور سیاسی میدان میں بھی اب جب کہ وہ شکوک دور ہوچکے ہیں اور دونوں قومیں جن پر دنیا کے آئندہ امن کا انحصار ہے ایک دوسرے کی طرف صلح اور محبت کا ہاتھ بڑھا رہی ہیں اس امر کی خواہش بے جانہ ہوگی کہ گزشتہ کوتاہی کو دور کرنے کے لئے صحیح اور موثر قدم اٹھایا جائے۔

وفد نے مزید کہا سرحد جو ہمیشہ ہندوستان کے دروازہ پر کندھا دیئے کھڑا رہا ہے۔ اسلامی بنگال جو مقدور بھر ٹیررازم کا مقابلہ کررہا ہے۔ اسلامی پنجاب جو برطانوی مشکلات کے وقت اپنے جگر گوشوں کو برطانیہ کی خدمت کے لئے نکال کر پھینکتا رہا ہے۔ اور وہ دوسرے صوبوں کے مسلمان جو تعلیم یافتہ منظم اور آگے نکلی ہوئی قوموں کے درمیان پراگندہ طور پر پڑے ہوئے ہیں اس وقت برطانوی انصاف ہی کے نہیں بلکہ اس کی ہمدردی کے خواہشمند اور مستحق ہیں جناب اور جناب کی حکومت نے ان کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ باقی ہے اور ہم یہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا آئندہ سیاسی نظام میں اور ان کی اقتصادی حالت کا حکومت کے ماتحت سرکاری ملازموں میں اور نئی مالی تجاویز کے اجراء کے وقت خاص خیال رکھا جائے۔ یہ وفد ۲۲ ممبروں پر مشتمل تھا جن کے نام یہ ہیں۔

لفٹیننٹ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بیرسٹرایٹ لاء لاہور، کرنل اوصاف علی خان صاحب سی آئی ای مالیر کوٹلہ، سردار بہادر کیپٹن غلام محمد خاں صاحب دوالمیال ضلع جہلم، صوبیدار فتح محمد خاں صاحب دوالمیال ضلع جہلم، لفٹیننٹ تاج محمد خاں صاحب نوشہرہ ضلع پشاور، خاں بہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سینئر سب جج علی گڑھ، خاں بہادر چوہدری نعمت اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ مدار ضلع جالندھر، حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ حیدر آباد دکن، حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب رئیس کلکتہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، صاحبزادہ محمد طیب صاحب بنوں، قاضی محمد شفیق صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل چارسدہ پشاور، سید ارتضیٰ علی صاحب تاجر لکھنؤ، بابو اعجاز حسین صاحب دہلی، میاں محمد ابراہیم صاحب تاجر چرم کان پور، حضرت مولوی عبدالماجد صاحب پروفیسر جوبلی کالج بھاگلپور، ملک عبدالرحمان صاحب قصور، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ ناظر اعلیٰ حضرت خان صاحب

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

ہرچہ باید برائے مخلوقات
از لباس و خوراک وراہِ نجات

مخلوقات کے لئے جو کچھ بھی درکار ہے۔ مثلاً لباس، خوراک اور نجات کا راستہ

خود مہیا کند بمنت وجود
کہ کریم ست وقادرست و ودود

ان سب کو مہربانی اور احسان سے وہ خود مہیا کرتا ہے کیونکہ وہ کریم قادر اور محبت کرنے والا ہے

چشم خود کن بکشت صحرا باز
خوشہ با خوشہ استادہ بناز

جنگل میں کھیتوں کی طرف آنکھیں کھول کر دیکھ کہ خوشہ کے ساتھ خوشہ ناز کے ساتھ کھڑا ہے

ہمہ از بہرماست تابخوریم!
درد و رنج گرسنگی نہ بریم

یہ سب ہمارے لئے ہے کہ ہم اسے کھائیں اور بھوک کا درد اور تکلیف نہ اٹھائیں

آنکہ از بہرِ چند روزہ حیات
ایں قدر کردہ است تائیدات

وہ جس نے چند روزہ زندگی کے لئے اس قدر مدد کی ہے

چوں نہ کردے برائے دار بقا
نظرے کن بعقل و شرم و حیا

وہ آخرت کے لئے جو ہمیشہ کا گھر ہے کیوں (امداد) نہ کرتا عقل اور شرم وحیا سے اس بات پر غور کر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد دینیہ میں سے ایک بلکہ سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ مخلوق خدا کی توجہ خدا کی طرف دلائی جائے اور انہیں جو ان کا خالق و مالک ہے اسی کے در پر سجدہ ریز کر دیا جائے۔ ان کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کرنے کے لئے اس کی صفات کا بیان کیا جائے اور ان صفات کے ظہور کے ذرائع اور نتائج پیش کئے جائیں چنانچہ ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے احسان اس کے کرم اس کی قدرت اور اس کی محبت کا اس طرح نقشہ کھینچتے ہیں کہ انسان خود بخود اس ہستی کی طرف جسے خدا تعالیٰ کہا جاتا ہے کھنچتا چلا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے ہر وہ چیز جسے اسے کبھی ضرورت پیش آسکتی ہے مہیا کر رکھی ہے۔ اس کے لئے لباس کا سامان اس کے لئے خوراک کا سامان اور ان دنیاوی چیزوں سے بڑھ کر اس کی نجات کا سامان اس نے مہیا کر رکھا ہے۔ اگر صرف مادی چیزیں مہیا کر دی جاتیں اور روحانی امور کی طرف کوئی توجہ نہ دی جاتی تو یقیناً انسانی زندگی کی کامیابی کی کوئی راہ نہیں نکل سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کو ساتھ ساتھ رکھا ہے جہاں اس کی مادی ضروریات پوری کی ہیں وہاں اس کی روحانی ضروریات کے بھی پورا ہونے کے انتظامات فرمائے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود مہربانی احسان اپنے کرم قدرت اور محبت سے انسان کو حصہ دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ اس کی تمام ضروریات اس نے اس دنیا میں مہیا کر رکھی ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان آنکھیں کھول کر اپنے ماحول کی طرف دیکھے اسے یہ بات نظر آئے گی کہ جنگل میں بھی خوشوں کے خوشے لگے ہوئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے پر ناز کرتے نظر آتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بنائی ہیں تاکہ ہم انہیں استعمال کریں بھوکے نہ رہیں اور تکلیف نہ اٹھائیں اگر انسان کو اس کا رزق مہیا نہ کیا جائے تو اس میں کیا شک ہے کہ یہ اس کے لئے ایسی تکلیف کا باعث ہوگا۔ کہ جس سے بڑی تکلیف کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کی مادی زندگی تو اس نے اس ورلی دنیا میں گزارنی ہے اس کا انحصار خور و نوش پر ہے۔ اگرچہ یہ زندگی چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ضرورت پوری کرنے کا سامان مہیا کر رکھا ہے حضور فرماتے ہیں کہ اگر اس چند روزہ زندگی کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسا کیا ہوا ہے تو آپ خود سوچئے کہ وہ زندگی جو ہمیشہ کی ہے جہاں انسان نے ہمیشہ رہنا ہے اس کی ضروریات خدا تعالیٰ کیوں پوری نہ کرتا۔ یہ وہی بات ہے جو حضور نے پہلے شعر میں بھی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس دنیا کی ضروریات پورا کرنے کا انتظام کر رکھا ہے بلکہ نجات کا بھی۔ نجات کا تعلق اس دنیا سے بھی ہے اور اگلی دنیا سے بھی اس دنیا میں بھی یہ بات صاف نظر آنی چاہئے کہ انسان نجات یافتہ ہے یعنی اسے خدا کا قرب حاصل ہے اور گناہوں کی راہ اختیار کرنے کی بجائے ہر وقت اور ہر قدم پر وہ نیکی کی راہ اختیار کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ انسان کا دل نیکی کی طرف مائل ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان اشعار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کی توفیق فراہم فرمائے کہ ہم اس کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے در پر سر بسجود رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

قرارداد تعزیت

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان، قائدین علاقہ اور قائدین اضلاع کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک انتہائی متبحر عالم دین، خدا رسیدہ وجود اور تقریباً ستر سال کے طویل عرصہ تک جماعت کی خدمات انجام دینے والے بزرگ حضرت شیخ محمد احمد مظہر کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک انتہائی قریبی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کے ہاں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش پر حضرت اقدس نے آپ کے والد محترم کو جو خط لکھا اس میں آپ نے فرمایا
"لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھیں خدا تعالیٰ باعمر کرے"

حضرت شیخ صاحب کی ۹۷ سالہ زندگی حضرت بانی سلسلہ کی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان بن گئی اور خاص طور پر حضور کی دعا "خدا تعالیٰ باعمر کرے" بڑی شان سے پوری ہوئی۔

پیشہ کے طور پر آپ وکیل تھے اور آپ نے ۶۸ سال وکالت کے ذریعے دکھی انسانیت کی خدمات انجام دیں اس سلسلے میں آپ کی وہ خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی کہ جب تحریک آزادی کشمیر کے سینکڑوں ہزاروں اسیران کے مقدمات کی آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے حکم سے بلامعاوضہ پیروی کی اور ان کی رہائی کا موجب بنے۔

جماعتی سطح پر آپ کی ایک اہم خدمت امارت ضلع فیصل آباد کا منصب ہے۔ جس پر آپ ۴۴ سال فائز رہے۔ جن مرکزی عہدوں پر آپ کو کام کرنے کا موقع ملا ان میں سے چند یہ ہیں۔ صدر مجلس افتاء، صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ، صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی،

آپ کو خدا کے فضل سے ایک یہ غیر معمولی اعزاز بھی نصیب ہوا کہ ۱۹۷۴ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی قیادت میں جماعت کے علماء کا جو پانچ رکنی وفد قومی اسمبلی میں پیش ہوا آپ اس میں بھی شامل تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں آپ کے لئے جو جذبہ احترام و محبت موجود تھا اس کا اظہار حضور کے ان الفاظ سے ہوتا ہے جو آپ نے خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب میں کہے۔ حضور نے فرمایا۔

"حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سلسلے کے بہت چوٹی کے بزرگ تھے۔ بہت متبحر عالم تھے مجھے ان سے گہری ذاتی محبت تھی۔ وہ وقف جدید کے صدر تھے اور میں ان کا ماتحت تھا ان میں رفقاء کا سا رنگ تھا اگر تابعین نے کبھی رفقاء کا

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

کوشش - محنت اور لگن

حصول آرزو کی خاطر سعئی محنت اور لگن کا نام کوشش ہے۔ اور یہ کوشش لگاتار جدوجہد چاہتی ہے۔ انسان جب کوئی آرزو کوئی خواہش کرتا ہے تو خود سے سوال کرتا ہے کہ کیا میں اس خواہش ٬اس آرزو کی تکمیل کر لوں گا؟۔

اس کے دو جواب اس کے ذہن میں آتے ہیں ایک یہ کہ میں اس آرزو کی تکمیل میں ناکام رہوں گا۔ دوسرا یہ کہ میں اس آرزو کی تکمیل میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا نفی کا راستہ ایک نامکمل ادھورے اور بزدل انسان کا راستہ ہے اور اثبات کا راستہ ایک متکبر انسان کا۔ ان دونوں کے بین بین بھی ایک راستہ ہے عزم واستقلال سے سوچنے۔ دعا کر کے اپنے اوپر بھروسہ رکھتے ہوئے کوشش کرنے کا راستہ۔ اور یہی ایک مکمل انسان کی سوچ ہے یہ انسان ایک مکمل بھروسے کا بہادر انسان کہلانے کے لائق ہے۔

۲۔ جو یہ سوچتا ہے میں یہ کام نہیں کروں گا یہ جھوٹ ہے بہت سے کام انسان ایسے کرتا ہے جس کے بارے میں وہ کہہ چکا ہوتا ہے کہ میں نہیں کر سکتا میں نہیں کروں گا مثلاً وہ ایک محفل میں دعویٰ کر رہا ہوتا ہے کہ میں فلاں دوست سے بالکل نہیں بولوں گا وہ دوست اسی وقت اس محفل میں آجائے تو وہ اس سے بول پڑتا ہے بلکہ دوستوں سے (اس دوست کی نظر بچا کر) کہتا ہے کہ بتانا نہ میں نے یوں کہا تھا یہ اس لئے ہے کہ انسان کی جبلت میں شامل ہے کہ وہ دوستی کی اقدار کو قائم رکھنا چاہتا ہے یہ اس کی اناء تھی جھوٹی اناء جو اس سے کہلوا رہی تھی کہ میں فلاں سے بات نہیں کروں گا اس سے بہتر تھا کہ وہ یہ کوشش کرتا کہ دوست کی جو بات اسے بری لگی تھی۔ اس کا اظہار اس سے کر دیتا اور بات صاف کر لیتا اس طرح وہ اس جھوٹ سے بچ جاتا جو اسے دوستوں کے سامنے بولنا پڑا اور فوراً ہی پھر اس کی نفی بھی کرنا پڑی۔

۳۔ دوسری طرف وہ انسان جو یہ کہے کہ میں یہ کام ضرور کر سکتا ہوں وہ بھی جھوٹ ہے انسان قضا و قدر کے ہاتھوں میں محض ایک کھلونا ہے وہ تو دوسری سانس بھی اپنی مرضی سے نہیں لے سکتا پھر وہ کیسے کہہ دیتا ہے میں یہ کام ضرور کروں گا نہیں کر سکنے کے بارے میں تو میں نے ایک بہت چھوٹی مثال دی تھی کیونکہ ناکامی کا منہ دیکھنے کو تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے لیکن کامیابی کا منہ دیکھنے کے لئے لمبے عرصہ۔ لمبی جدوجہد اور انتھک محنت لگن اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے کر سکنے کے بارے میں میں جو مثال دینے لگی ہوں وہ بہت اندوہناک ہے لیکن مثال تو مثال ہوتی ہے مثال دینا بھی ایک فن ہے میرے پاس ایک مریضہ آئی ایک دوا کی ضرورت تھی میں نے کہا ربوہ سے شاید نہ ملے کوشش کریں چنیوٹ یا فیصل آباد سے مل جائے اس کے ساتھ اس کا ایک عزیز لڑکا موٹر سائیکل پر تھا وہ بولا "یہ کونسا مشکل کام ہے میں ابھی ضرور لے کر یہ آیا" چناب کے پل پر از خود پھسل کر اس کا موٹر سائیکل جنگلے سے ٹکرایا اور چند منٹ بعد خبر آئی کہ وہ چل بسا آپ کہیں گے اس نے کوشش کی۔ سعی کی لیکن اس میں بھی یہ کہنا "ضرور لے کر یہ آیا" ایک طرح کا تکبر تھا زور بازو پر بھروسہ تھا وہ کہتا کہ میں کوشش کر لیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے چاہا مل جائے گی یہ مثال ہو سکتا ہے آپ کو بری لگی ہو لیکن آپ اپنے اردگرد نظر دوڑائیں کتنی مثالیں بکھری پڑی ہیں حصول علم حصول رزق تکمیل آرزو۔ کی خاطر سعئی اور کوشش کرنا۔ اور اس کوشش کے لئے لائحہ عمل تجویز کرنا ہی انسانیت کی معراج ہے آپ کو تین جملوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے۔

۱۔ میں نہیں کر سکتا بس نہیں کر سکتا۔

۲۔ میں کوشش کروں گا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ایسا کر سکوں یا ایسا نہ کروں۔

۳۔ میں یہ کام ضرور کر کے دکھاؤں گا خواہ مجھے کچھ ہی کرنا پڑے

تو میری آپ سے التجا ہے کہ درمیان والا فقرہ چنیں آپ کی زندگی میں ایک بہتر سوچ ایک بہتر عمل کی توفیق پیدا ہوگی۔ کوشش کرنے کی ہمت پیدا کریں۔

آپ رات کو دن میں نہیں بدل سکتے آپ برستی بارش کو روک نہیں سکتے آپ کے ہاں بیٹی پیدا ہو گئی آپ اس کو بیٹے سے نہیں بدل سکتے ٹھیک ہے۔ لیکن آپ روشنی جلا کر رات کے اندھیرے کو دور کر سکتے ہیں اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں برستی بارش میں برساتی بوٹ پہن کر چھاتا لے کر باہر نکل کر کام کر سکتے ہیں آپ اپنی بیٹی کی بہتر تعلیم و تربیت کا انتظام کر کے اسے بیٹے کی طرح کامیاب انسان بنا سکتے ہیں یہی کوشش ہے لیکن ایسا سب کرنے میں وقت لگتا ہے سعی کرنی پڑتی ہے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اسی کا نام کوشش کرنا ہے۔

ایک بہو کہتی ہے میں اس گھر میں ساس کے ساتھ نہیں رہ سکتی ساس کہتی ہے میں اسے علیحدہ نہیں کروں گی کیا بہو نہیں کہہ سکتی کہ کوشش کروں گی کہ ساتھ رہ لوں اپنے میں کچھ تبدیلیاں پیدا کر لوں ضروری نہیں جو وہ میکے میں کھاتی تھی ایسا ہی کھائے جو وہ وہاں پہنتی تھی ویسا ہی پہنے تب وہ چھوٹی تھی شاید صبح ۸ بجے تک سوتی رہتی ہو کیا اب بھی دیر تک سونا ضروری ہے؟ وہ یہ سب کچھ نہ کرے لیکن یہ تو کہے کہ کوشش کروں گی اور پھر کوشش کرے بھی تو حالات کتنے مختلف ہو جائیں؟

جو ساس کہتی ہے علیحدہ نہیں کروں گی وہ بھی سوچے کیا وہ اپنی بیٹی کے بارے میں ایسا ہی سوچتی ہے؟ پھر کوشش کرے کہ بہو کو بھی بیٹی سمجھ کر افہام و تفہیم کے ذریعے۔ یا تو جائز سہولتیں مہیا کرے۔ یا علیحدہ کر دے بیوی کی طبیعت خراب ہو۔ میاں کہے میں تو پاس بیٹھ کر تمہاری تیمارداری دلجوئی نہیں کر سکتا مجھے تو باہر کام ہے یہ سچ ہے کہ باہر کام ہے لیکن باہر کام تو روز ہی ہوتا ہے بیوی تو آج ہی بیمار ہوئی ہے اس کی دلجوئی کی کوشش کرنا۔ آپ کا کام ہے صرف خرچہ دے دینے سے بیوی کے حقوق ادا نہیں ہو سکتے آج بیماری میں اس کا ہاتھ بٹانے باورچی خانہ میں اپنے لئے چائے انڈہ بنا لینے کی کوشش آپ کی ازدواجی زندگی کو ایک بہتر موڑ دے سکتی ہے بشرطیکہ آپ بہتری کی کوشش و سعی تو کریں۔

مثالیں تو ایک سو ایک ہیں میں کون کون سی مثال دوں؟ آپ میں سے بہتات ایسے لوگوں کی ہے جو ذہین ہیں عقلمند ہیں اور عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے اس لئے وعدہ کریں کہ اچھا انسان بننے کی کوشش کریں گے۔ بحث نہیں! کہئے کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کوشش کریں گے اور بس!

کوشش سے متعلق یہ سب لکھ کر میں نے لکھنے کا حق تو ادا نہیں کیا لیکن کوشش تو کی ہے نا؟!

سلیم شاہجہانپوری

حضرت مولانا غلام باری سیف

مولانا غلام باری صاحب سیف نے اپنی زندگی کا راستہ متعین کرتے وقت جس نکتہ کو نگاہ میں رکھا تھا اس کے نتیجہ میں وہ ایک نافع الناس وجود بن گئے تھے اور لاکھوں قلوب میں ان کے لئے محبت و اخوت کے جذبات موجزن رہنے لگے تھے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو لوگوں کی کثیر تعداد نے بادل بریاں و با چشم گریاں ان کو ان کی آخری آرام گاہ تک پہنچایا اور وہ خود ہنستے ہوئے اور دوسروں کو روتا چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے (---) ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مولانا جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل تھے بعد ازاں آپ کو حدیث کی خصوصی تعلیم کے لئے مرکز کی طرف سے بعض دینی درسگاہوں میں مزید تعلیم کے لئے بھجوایا گیا۔

دینی تعلیم کے حصول کے بعد جامعہ احمدیہ میں آپ عرصہ دراز تک بطور پروفیسر تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ میں وائس پرنسپل کی خدمات انجام دینے کا بھی موقع پایا۔ حضرت امام جماعت الثانی کے زمانہ میں جبکہ حضور صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے بطور نائب صدر خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل کی۔ آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نائب صدر صف دوم بھی رہے۔ تقریر کے میدان میں بھی آپ نے اپنی طلاقت لسانی کا لوہا منوایا سیرت تو آپ کا محبوب ترین موضوع تھا۔ آپ کی تقاریر دلوں پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتی تھیں۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر بھی آپ کو متعدد بار تقاریر کی سعادت نصیب ہوئی۔

محترم مولانا صاحب کو ممبر مجلس قضا بورڈ٬ رکن تدوین فقہ کمیٹی اور ممبر مجلس افتاء وغیرہ کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا موصوف کو ۱۹۸۸ء میں دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خصوصی ہدایت پر ۱۹۸۹ء میں آپ انگلینڈ تشریف لے گئے جہاں آپ کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا اور آپ صحت یاب ہو کر ربوہ واپس آگئے۔

مولانا محترم حدیث علم کلام اور سیرت کے موضوعات پر خصوصی دسترس رکھتے تھے۔ آپ کے شاگرد اکناف عالم میں پھیل کر خدمات سلسلہ بجالا رہے ہیں۔

آپ کی خدمات کا سلسلہ آپ کی ذات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے سعادت مند صاحبزادگان کو بھی یہی طرز زندگی اپنانے کے لئے تیار کیا چنانچہ آپ کی کوشش عنداللہ مشکور ہوئی اور آپ کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب زندگی وقف کر کے سلسلہ کے واقفین زندگی میں شامل ہو چکے ہیں اور آج کل بیرون ملک ایک احمدیہ میڈیکل سنٹر قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں آپ کے دوسرے صاحبزادے ربوہ میں قانون کی

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکتی حالات واقعات شخصیات - نون سین

بوسنیا میں امن

عالمی قیام امن کی کوششیں کرنے والے لارڈ اوون اور تھارولڈ سٹولٹن Thoruald Stoltenberg برگ نے ترکی کے وزیر خارجہ کو بتایا ہے کہ انہیں اس بات کی امید ہے کہ سال رواں کے اختتام سے پہلے بوسینا میں امن کی پلان تیار ہو جائے گی۔ یہ تینوں افراد اس وقت ملے جب بوسینا کے مسلمانوں اور سربیا کے لیڈروں نے جنگ بندی امن کا معاہدہ جنیوا میں منظور کیا اور اس پر دستخط کئے۔ اس معاہدے میں یہ کہا گیا ہے کہ جنگ بندی فوری طور پر ہونی چاہئے اور ایک دوسرے سے ہر قسم کی دشمنی اور مناقشے ختم کئے جانے چاہئیں۔ اور ایسا ۱۸/ ستمبر سے پہلے پہلے ہو جانا چاہئے۔

جب اس معاہدے پر دستخط ہو گئے تو قیام امن کے لئے مقرر دونوں افراد اور ترکی کے وزیر خارجہ کی آپس میں ملاقات ہوئی اور اس ملاقات کے بعد قیام امن کے ذمہ دار افراد نے یہ یقین دہانی کرائی کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے ان کی کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے یہ بات سن کر کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ یہ پلان حقیقت پسندانہ ہو گی اور اس کے ذریعے قائم ہونے والا امن دیرپا ہو گا۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ وہ بوسینا کے صدر عالی جاہ عزت بیگ وچ سے اجلاس سے قبل گفتگو کرنا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔

اجلاس کے دوران ترکی کے وزیر خارجہ کے مطابق اوون کو اپنی بات پیش کرنے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ یعنی انہیں پوری طرح سمجھا بھی نہیں جا رہا تھا اور ان کے ساتھ اتفاق بھی نہیں کیا جا رہا تھا۔ لیکن اجلاس کا اختتام اچھے طریق پر ہوا اور اس سے امید بندھ گئی ہے کہ سال رواں کے اختتام سے قبل امن کی پلان تیار ہو جائے گی اور وہ امن مستقل بنیادوں پر ہو گا۔

الفتح اور الحمص

اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں دو گروہ اسرائیل کی مخالفت میں پیش پیش ہیں یہ دونوں گروہ موجودہ اسرائیل / پی۔ ایل۔ او۔ معاہدے کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان دونوں کا نام الفتح اور الحمص ہے۔ اب اس معاہدے کو مسترد کرنے کے باوجود یہ دونوں گروہ جو ایک دوسرے کے حریف بھی ہیں اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ وہ ان علاقوں میں خون ریزی نہیں کریں گے۔ فلسطینی تنظیم آزادی کا سب سے بڑا جزو الفتح ہے اور جہاں تک حمص کا تعلق ہے وہ اس کا حریف ہے۔ اب انہوں نے اس معاہدے پر دستخط کئے ہیں کہ جسمانی طور پر اور بیانات کے ذریعے بھی کسی قسم کا تشدد نہیں کیا جائے گا اور دونوں کو بلکہ سب کو اس بات کی آزادی ہو گی کہ وہ اپنے خیالات کو کھل کر پیش کر سکیں۔ اگرچہ ان دونوں کے سیاسی خیالات جوں کے توں رہیں گے لیکن یہ ایک دوسرے کی مخالفت سے اور ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے سے گریز کریں گے۔ حمص نے پی۔ ایل۔ او۔ اسرائیل معاہدے کی جو جمعرات کے روز واشنگٹن میں طے پایا تھا شدید مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہماری پچاس سالہ جدوجہد پر پانی پھیر دیا گیا ہے سارے فلسطینی رقبے کی بجائے صرف ۲فی صد رقبہ لینے پر رضامندی ظاہر کر دی گئی ہے۔ ان کا مزید یہ بھی خیال ہے کہ اس میں جیت اسرائیل کی ہے اور آئندہ بھی وہ جس طرح چاہے گا فلسطینیوں سے سلوک کرے گا۔ انہی امور کی بناء پر انہوں نے اس معاہدے کو رد کیا ہے۔ یاسر عرفات عرب ممالک کا دورہ کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنے نظریہ معاہدہ کو پیش کر کے دیگر عرب ریاستوں کی حمایت حاصل کر سکیں۔

مسعود اے بھٹی

آئین میں تضاد

مسعود۔ اے بھٹی (کراچی) ڈان کے ۱۸/ ستمبر ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں تضاد کے عنوان سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

اقلیتوں کی نشستوں کے انتخاب کے متعلق خاصا کنفیوژن نظر آتا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے ایک عیسائی امیدوار کو اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ وہ مسلمانوں کی پنجاب اسمبلی کے لئے سیٹوں پر انتخاب لڑ سکتے ہیں۔ اس فیصلے کی بنیاد پر نومی نیشن (Nomination) کے کاغذات جو ایک اور عیسائی امیدوار نے داخل کروائے تھے وہ ریٹرننگ آفیسر برائے مسلمانان نے منظور کر لئے ہیں اور یہ سندھ کی ایک صوبائی اسمبلی کی ایک سیٹ ہے۔ البتہ اس طرح کی اجازت اقلیتوں کے افراد کو قومی اسمبلی نشستوں کے لئے نہیں دی گئی۔ کیونکہ پاکستان کے دستور میں ایسی اجازت دینے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جداگانہ انتخابات کے سسٹم کی اچھائیوں یا برائیوں میں گئے بغیر اور اس بات کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے کہ اس سے کیا ناپسندیدہ حالات پیدا ہوئے ہیں یہ ظاہر اتضاد جو ہمارے دستور میں پایا جاتا ہے اس کی فوری درستی کی ضرورت ہے۔ تاکہ قومی اسمبلی اور صوبجاتی اسمبلی دونوں کو ایک ہی سطح پر لایا جائے۔ یعنی دونوں کے لئے ایک ہی طرح کے قانون رکھے جائیں الیکشن کمیشن کو اس بات کا مشورہ دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ضروری اقدام کر کے اس بات کو یقینی بنائیں کہ انتخاب کے قوانین پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے کہ کنفیوژن کا کوئی امکان نہ رہے۔ اور یہ بات اقلیتوں کی نشستوں کے متعلق کہی جا رہی ہے۔

یاد رفتگان

محترم اسماعیل منیر صاحب ثانی

فخر الحق شمس

بظاہر کم گو اور سنجیدہ نظر آنے والے محترم مولوی اسماعیل منیر ثانی اپنی ذات میں ملنسار اور بااخلاق انسان تھے، تبحر علمی کے علاوہ ان میں ایسی خوبیاں بھی تھیں کہ ایک دفعہ ملاقات کرنے والا ان سے دوسری دفعہ ملنے کی خواہش لے کر جدا ہوتا تھا، لیکن جب وہ ہم سے مستقل جدا ہوئے ہیں تو یقین نہیں آتا کہ اتنا اچھا انسان اٹھ گیا ہے اور اب ہم ان سے اس دنیا میں کبھی ملاقات نہیں کر سکیں گے، جب بھی ان کے گھر کے سامنے سے گزریں یا دفتر میں کسی کام سے جانا پڑے وہی دھیمی مسکراہٹ والا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔

میری ان سے آخری ملاقات ان کی وفات سے چند دن پہلے ان کے دفتر ہی میں ہوئی تھی، جب ان سے ملاقات کرنے آیا تو ساتھ ایک عدد مضمون ماہنامہ مصباح میں اشاعت کے لئے بھی لیتا آیا، اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ انہوں نے میری طرف دیکھا اور کرسی کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی تشریف فرما ہو گئے، انہوں نے مضمون ہاتھ میں لیا اور پڑھنا شروع کر دیا، مضمون پڑھنے کے دوران ساتھ ساتھ مسکراتے بھی جاتے تھے، میرے دل میں آیا کہ مضمون پسند نہیں آیا شاید بدلنا پڑے لیکن مضمون پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا بہت اچھا ضرور چھپے گا اور اسے اپنی میز کی دراز میں رکھ لیا۔

ان سے ہماری رشتہ داری بھی تھی، اس لحاظ سے میرا ان کے ساتھ دہرا تعلق تھا یعنی شفیق استاد بھی تھے اور بے تکلف دوست بھی، اور اکثر اوقات ان کے ساتھ ملاقات میں بہت سی اچھی باتیں سننے کو ملتیں، اپنے تجربات کی روشنی میں اچھی اچھی باتیں سمجھاتے بھی تھے اور دوستانہ ماحول میں حالات حاضرہ پر گھنٹوں باتیں بھی ہوتیں۔

حقوق العباد کے ضمن میں آپ کبھی بھی کسی کی خواہش کو رد نہ کرتے، بلکہ ہر ممکن کوشش کر کے اپنا حق چھوڑنا بھی پڑے تو دوسرے کی خواہش کا خیال رکھتے، ایک دفعہ ماہنامہ مصباح کا میٹر پریس جا چکا تھا، صرف اداریہ کے دو صفحے لکھنا باقی تھے، جو ابھی مولوی صاحب نے لکھ کر اور کتابت کروا کے پریس بھجوانے تھے، اسی شمارے کے لئے میں نے ایک مضمون لکھا تھا جو مصروفیات کی وجہ سے وقت پر نہ دے سکا، جب مضمون ان کے پاس لے کر گیا تو انہوں نے کہا کہ رسالہ تو پریس جا چکا ہے اس لئے یہ مضمون اگلے شمارے میں شائع ہو گا، خیر میں وہ مضمون دے کر آ گیا اور سوچا کہ چلو اگلے مہینے کے شمارے میں ہی سہی، لیکن جب اسی مہینے کے شمارے کو دیکھا تو میرا مضمون مولوی صاحب نے اپنے اداریے کے دو صفحوں میں مہمان اداریہ کے طور پر شائع کیا تھا۔

ان کی کون کون سی بات یاد کی جائے، ہر بات ہی معقول اور دل میں گھر کرنے والی تھی، گھریلو تعلقات ہوں یا دفتری معاملات، بطور مدیر انہیں دیکھا جائے یا عام انسان کے ان کا ہر پہلو جدا اور قابل ستائش تھا، ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آپ کے ہر کام کے پس منظر میں جماعتی خدمات کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا تھا، اپنے ذاتی کام کو ہمیشہ جماعتی خدمات پر قربان کر دیا کرتے تھے، واقف زندگی اور مربی ہونے کی وجہ سے آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا صرف جماعت کی خدمت ہی تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے، اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بقیہ : ص ۴

پریکٹس کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کی تمام اولاد کو اپنے اولوالعزم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیق الحسن نعمانی

ابو جعفر محمد بن علی

مسئلہ امامت اور فلسفہ یونانی کی کتب کے ترجمے ہونے اور مسائل کلامیہ پر بحثیں عام ہو جانے کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ اسلام کی ابتدائی دو صدیوں کے بعد ہر سال دو ایک نئے بانی مذہب پیدا ہو کر اسلامی پبلک میں فتنہ کھڑا کر دیتے "ملل و نحل" کی کتب میں فرقوں اور ان کے بانیان کا گو بہت تذکرہ ہے اس کے باوجود کچھ فرقے اور ان کے بانیان کا ذکر گو ان میں ملتا بھی ہے تو محض سرسری سا۔ انہی لوگوں میں سے ایک شخص "ابو جعفر بن محمد بن علی شلمغانی بن قرقرا" تھا۔ جو نہ صرف ملحدانہ خیالات کی اشاعت کرنے والا فلسفی اور سیاسی سازشی ہی تھا۔ بلکہ اول درجے کا شہوت پرست اور بدچلن تھا۔ اس کے مشن کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ دنیا شہوت پرست اور زناکار بن جائے۔ اس کی شریعت کے چند موٹے موٹے اصول تھے:۔

--- نماز روزہ ترک کر دینا چاہئے

دین شلمغانی کی بنیاد صرف دو مسئلوں پر تھی-- ایک امامت اور دوسرا تناسخ و حلول-- الہیت کی شان یہ تھی کہ خود ابن شلمغانی ہی وہ الہ الہیت ہے جو حق کو ثابت کرتا ہے- وہی ہے جس کی جانب اول- قدیم- ظاہر باطن اور رازق کے الفاظ سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

حق کی دلیل ضد

ذات باری تعالیٰ کے متعلق انداز فکر یہ تھا کہ-- "وہ ہر چیز میں اس کے ظرف و تحمل کے مطابق حلول کرتی ہے اور جب کسی پیکر ناسوتی میں حلول کرتی ہے تو اس سے ایسی قدرتیں اور معجزات نمایاں ہونے لگتے ہیں جو خدا ہونے کی دلیل ہوں"-- دوسرا مسئلہ الہی یہ تھا کہ اس نے اصل چیز کو ثابت کرنے لئے اس کی ضد ظاہر کی ہے لہٰذا ضد ہی ہر حق کی دلیل ہے- اور دلیل خود حق سے افضل ہوتی ہے- اسی اصول کے تحت جب خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو وہ آدم علیہ السلام کی طرح خود اس کی ضد ابلیس میں بھی حلول ہوا گویا دونوں پیکروں میں وہ خود ہی جلوہ گر تھا جب آدم علیہ السلام غائب ہوا تو وہ بٹ کر پانچ ناسوتوں میں حلول کر گیا- اس کے بعد لاہوتیت ادریس میں حلول ہوئی اور پانچوں ابلیس بھی سمٹ کر ادریس علیہ السلام کی ایک ضد بن گئے- پھر اسی طرح بٹتی پلٹتی نوح علیہ السلام اور اس کے معاصر ابلیس میں جمع ہوئی- پھر ہود علیہ السلام میں پھر صالح علیہ السلام میں اور ان کے مقابل پر ان کے ابلیس عاقر ناقہ میں جمع ہوئی بعد ازاں چند دن منتشر رہ کر ہارون اور ان کے ابلیس فرعون میں آئی- پھر سلیمان علیہ السلام اور ان کے ابلیس میں- پھر عیسیٰ علیہ السلام میں اور ان کے حواریوں میں- اور چند روز گزر کر علی مرتضیٰ اور ان کے معاصر ابلیس میں نمودار ہوئی- اب وہی الوہیت خود شلمغانی اور اس کے ابلیس میں نمایاں ہے- شلمغانی کی توجیہہ الوہیت یہ تھی کہ ہر وہ شخص جس سے کسی کو نفع پہنچے وہ دوسرے کا رب ہے اور ہر شخص کہلا سکتا ہے کہ میں رب ہوں- اور فلاں فلاں کا رب ہے' اور فلاں میرے رب کا رب ہے یہاں تک کہ ربوبیت کا یہ سلسلہ ابن القراقر تک پہنچ جاتا اور وہ دعویٰ کرتا کہ میں رب الارباب ہوں- کیونکہ اس کے زمانے میں اس سے بڑی کوئی ربوبیت نہیں تھی-

یہ شخص چوتھی صدی کے اوائل میں ارض عراق و سواد بغداد میں یکایک نمودار ہوا اور لوگوں میں "مدعی ربوبیت" مشہور ہوا- اہل بغداد کی عقل و بصیرت سے یوں تو یہ توقع ہی نہ تھی کہ وہ ایک تعلیم یافتہ انسان کے متعلق اتنا بڑا اتہام باور کر لیں تاہم بعض لوگوں نے دل لگی ہی میں "جناب رب الارباب" کی کرید کے لئے قرب حاصل کر لیا اور پھر ایک دن یک دم یہ مشہور ہو گیا کہ بعض نامی گرامی اور صاحب اثر امرا نے بھی اس کا دین قبول کر لیا ہے اس سے پیشتر مقتدر باللہ کے عہد میں اس شخص کی گرفتاری کا حکم جاری ہوا تھا مگر یہ روپوش ہو کر خاموشی سے بغداد سے موصل چلا گیا لیکن اب کے جو اس نے پھر سر اٹھایا تو ایک دن یہ خبر آئی کہ مقتدر باللہ کا وزیر اعظم حسن بن قاسم بھی اس پر ایمان لے آیا ہے بلکہ ابو جعفر اور ابو علی بھی جن کا شمار امرائے بغداد میں ہوتا تھا۔

دربار خلافت میں

یہ سن کر عباسی خلیفہ "الراضی باللہ" نے اس کی حراست کے فوری احکام جاری کر دیئے ابن مقلد ان دنوں دربار خلافت میں وزیر اعظم تھا- اس نے ذرا بیدار مغزی سے اس کا تعاقب کیا اور یہ نئے پرودگار عالم صاحب جلد ہی گرفتار کر لئے گئے-- مدعی ربوبیت کو پابجولاں زنداں میں ڈال دینے کے بعد اس کے گھر کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے بعض ایسے خطوط اور دستاویزی ثبوت ملے جن کے القابات و خطابات سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں دیئے جا سکتے تھے- یہ خطوط شلمغانی کے سامنے پیش کئے گئے تو اس نے جواب دیا ہاں یہ انہی لوگوں کے خطوط ہیں جن کے نام ان میں درج ہیں لیکن میں مسلمان ہوں نہ میں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے نہ کوئی نیا مذہب نکالا ہے اگر ان لوگوں نے مجھے ان القابات سے یاد کیا ہے تو یہ ان کا قصور ہے نہ کہ میرا۔

چونکہ ان خطوط نگاروں میں سے بھی دو کو گرفتار کر لیا گیا تھا جو معززین بغداد میں متصور ہوتے تھے- اول ابن ابی عون اور دوسرا ابن عبدوس- لہٰذا ان تینوں کو "راضی باللہ" کے دربار میں پیش کیا گیا- خلیفہ نے دونوں مریدوں کو حکم دیا کہ

اگر تم اس کی ربوبیت سے برأت ظاہر کرتے ہو- تو دونوں اس کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارو-

ان دونوں نے تعمیر ارشاد خلافت میں تامل کیا مگر جبر و اکراہ سے راضی ہو گئے تو ابن عبدوس نے ہاتھ بڑھا کر شلمغانی کے منہ پر تھپڑ مار دیا مگر ابن ابی عون نے جونہی ہاتھ بڑھایا لرز گیا اور پھر بڑھ کر شلمغانی کی ڈاڑھی کو بوسہ دیا اور اس کے منہ سے بے ساختہ الٰہی سیدی ربی اور رزاقی کے الفاظ ادا ہوتے رہے- خلیفہ کو اس کے اس عمل سے حجت ہاتھ آ گئی تو اس نے شلمغانی سے کہا- بتاؤ اب کیا کہتے ہو- بولا-

یہ اس کا ذاتی فعل ہے اس پر ابن عبدوس بولا- ہاں یہ ربوبیت کے مدعی نہیں بلکہ یہ تو امام منتظر کے باب ہیں اور ابن روح کی جگہ ہیں- جس نے پہلے پہل باب ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور میرا یہ خیال تھا کہ یہ تقیتہ ایسا کہتے ہیں- اس طرح ابن عبدوس کے بیان سے ایک بات اور کھل گئی کہ

باب کا لفظ ظاہر- ان کے آخری بانی مذہب باب نے پہلے پہل استعمال نہیں کیا بلکہ پیشتر بھی یہ لفظ کام میں لایا جا چکا ہے-- نصیریوں میں تو اس لفظ کا عام چرچا ہے-

بعد میں شلمغانی کے عقائد و احکامات و تعلیم کی ذرا گہری چھان بین کی گئی تو بعض عجیب و غریب انکشافات ہوئے مثلاً یہ کہ

"اس کے نزدیک جنت و دوزخ کوئی چیز نہیں تھے- صرف اس کے "مذہب حقہ" کو ماننا جنت تھا- اور اس کی معرفت سے انکار کا نام دوزخ -- نیز ملائکہ سے مراد ہر وہ شخص تھا جو اپنے نفس کا مالک اور عارف حق ہو-- اگرچہ خود حضرت علیؓ بھی ابن ابی طالب تھے مگر چونکہ اکثر طالبیوں نے امامت کے دعاوی کئے تھے لہٰذا شلمغانی کے احکامات کی رو سے تمام طالبیوں اور عباسیوں کا قتل نہ صرف روا تھا بلکہ موجب ثواب اخروی تھا-- گویا "عباسی خلافت" کی بیخ کنی کی بنیاد ڈال دی گئی تھی- ایک عرصہ تک شلمغانی اور اس کے پیروؤں کے مقدمات کی سماعت دربار خلافت میں ہوتی رہی- یہاں تک کہ فقہا نے اسے بے دین اور اس کا قتل مباح قرار دیا- چنانچہ-- ابن القراقر شلمغانی اور اس کی ڈاڑھی کو ربی و رزاقی کہہ کر بوسہ دینے والے مرید کو صلیب پر چڑھا دیا گیا- اور ان کی روحیں جسم سے نکل جانے کے بعد ان کی لاشیں جلا دی گئیں-- اور یوں اس کے پیرو ۲۸ سال بعد شریعت مصطفوی کا خاتمہ دیکھنے کے انتظار کی بجائے اپنی خود ساختہ "شریعت مرتضوی" سمیت چھپ چھپ کر دن گزارنے لگے-

شلمغانی والا حشر ہی اس کے معزز ترین پیرو حسن بن قاسم کا ہوا بلکہ اس کا سر عبرت کے لئے بغداد لایا گیا- مورخین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ-- دعویٰ ربوبیت کے ساتھ ساتھ زناکاری و شہوت پرستی کی کھلی تعلیم دینے والا ابانی مذہب شلمغانی کے بعد پھر کوئی پیدا نہیں ہوا-

(ہفت روزہ لاہور ۲۵/ ستمبر ۱۹۹۳ء)

بقیہ : ص ۳

سارنگ اختیار کیا ہے تو حضرت شیخ صاحب اس کی بہترین مثال تھے-"

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ایک نمایاں خدمت اور کارنامہ حضرت بانی سلسلہ کے نظریہ ام الالسنہ کو سچا ثابت کرنا ہے. جس پر آپ نے کامیاب تحقیق کی اور دنیا کی قریباً ۵۰ زبانوں کے بارے میں ثابت کر دیا کہ ان کا منبع عربی زبان ہے-

ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان' قائدین علاقہ اور قائدین اضلاع اس جماعتی صدمے پر حضرت شیخ صاحب کے اہل خانہ اور جماعت احمدیہ فیصل آباد سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب ایسے نافع الناس وجود کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور ہر آن درجات میں بڑھاتا چلا جائے

(ہم ہیں)

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان'
قائدین علاقہ' قائدین اضلاع

انسان ہر روز محاسبہ کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو تم اپنے کھانے پینے- لباس- محبت- رنج- راحت عسر یسر- افلاس- دولتمندی- صحت اور مرض- مقدمات و صلح میں اس اصول کو مد نظر رکھو کہ اللہ کی فرمانبرداری سے کوئی قدم باہر نہ ہو- پس یہ وصیت تمام وصیتوں کی ماں ہے- اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ ہر حال میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مد نظر ہو-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم انس مجیب خان صاحب ابن مکرم عبداللطیف خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح بہمراہ محترمہ مبارکہ ارم صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب چوہدری ٹورنٹو کینیڈا سے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۹۳-۹-۲۵ بعد مغرب بیت المبارک میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت بنائے۔

درستی تاریخ

○ مورخہ ۷ ستمبر کے الفضل میں احمد آباد سانگرہ کے واقفین نو کے دورہ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں تاریخ ۲۸- جون ۱۹۹۳ء پڑھی جائے۔

(ادارہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ منیر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل مورخہ ۹۳-۹-۲۲ کو ورزبرگ جرمنی میں وفات پاگئے۔ پیچھے بیوہ۔ تین بچیاں اور دو لڑکے سوگوار چھوڑے ہیں۔ جو سب چھوٹے اور غیر شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بڑے بیٹے عزیزم محمد بوٹا کا نام تبدیل کرکے مبشر احمد باجوہ رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ سے اس کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

شریف احمد باجوہ

کارکن دفتر وصیت ربوہ

ضرورت ڈاکٹرز

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں (ڈاکٹرز) خالی ہیں۔

نام آسامی : ۱- آئی رجسٹرار

گریڈ : 5750-215-3170

500NPA

تعداد : 1

نام آسامی : ۲- ویمن میڈیکل آفیسر

گریڈ : 5750-215-317

500NPA

خواہش مند کوالیفائیڈ خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵- اکتوبر تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچادیں۔

ایڈمنسٹریٹر

فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست دعا

○ عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ربوہ گذشتہ ایک ماہ سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب کا ۴- اکتوبر ۹۳ء کو لندن میں ایف آر سی ایس کا پارٹ ا کا امتحان ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ارشد جاوید صاحب ہوسٹن امریکہ میں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے گلے کا کینسر بتایا ہے۔

○ محترمہ امتہ الکافی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کی آنکھ کا آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ایس ڈی او کھاریاں کی اہلیہ محترمہ راج بیگم صاحبہ کو مکان کی چھت سے گرنے کی وجہ سے کافی چوٹیں لگی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

بقیہ : ص ۱

۲۳- طارق محمود گوندل ولد محمد شریف گوندل محلہ گوندل پور وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۴- محمد اقبال ولد فقیر اللہ تحصیل نارووال

۲۵- محمد انور اعوان ولد ملک عطاء محمد محلہ بلوچی 1 وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ حال کے ڈی اے کوہاٹ

۲۶- نعیم احمد ولد عبدالمجید وارڈ 1 یونٹ 1/2 حافظ آباد

۲۷- محمد امین ولد عبدالعزیز وینکے روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۸- اصغر علی ولد امیر علی سکنہ سبجو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۲۹- جاوید اقبال ولد محمد لطیف سکنہ آدم کے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۳۰- محمد اقبال ولد محمد امین سکنہ نندپور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۳۱- محمد رفیق ولد علی اکبر سکنہ جی۔ او۔ آر III وزیر علی روڈ اپر مال لاہور

۳۲- عبدالحمید 44 ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳- محمد سعید 44 ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۴- طارق ریاض ملک وارڈ 8 یونٹ 3/9 لاہور چھاؤنی

۳۵- خالق محمود وارڈ 14 یونٹ نمبر 11/5 کاچھو پورہ لاہور

۳۶- وسیم احمد گوندل وارڈ 14 یونٹ 11/5 کاچھو پورہ لاہور

۳۷- سید فیاض اکبر شاہ ولد سید علی اکبر شاہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ

۳۸- محمد بوٹا ولد سید محمد وارڈ 13 یونٹ 4/2 چنیوٹ

۳۹- دلاور حسین بھٹی وارڈ 46 یونٹ 22/3 ٹاؤن شپ لاہور

۴۰- وارث سکنہ یونٹ 13/13 وارڈ 45 گارڈن ٹاؤن لاہور

۴۱- عرفان شاہد وارڈ 4 یونٹ 13/5 قاضی پارک شاہدرہ لاہور

۴۲- چوہدری الفت علی وارڈ 4 یونٹ 13/5 شاہدرہ لاہور

۴۳- محمود احمد ولد فیروز دین وارڈ 4 یونٹ 12/12 بہاولپور ہاؤس لاہور

۴۴- احسن سلطان احمد وارڈ 1 محمد پورہ لاہور

۴۵- محمود احمد خان لودھی وارڈ 57 سمن آباد یونٹ 9/7 لاہور

۴۶- برکت بی بی وارڈ 57 سمن آباد لاہور

ناظر امور عامہ

بقیہ : ص ۲

مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت الی اللہ اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۹- ستمبر- رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے- اور دن قدرے گرم- ربوہ کا درجہ حرارت ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ خبروں کے مطابق پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی افواج کے اجتماع کی اطلاعات ملی ہیں- اقوام متحدہ کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو ۲۰-۲۵- برس کے بعد دوبارہ زیر بحث لانے کے جواب میں بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں اپنی کارروائیاں بھی تیز کر دی ہیں- پلوامہ اور اسلام آباد میں حریت پسندوں کے ساتھ بھارتی فوجوں کی جھڑپوں میں ۱۹- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے تین گاڑیاں تباہ کر دی گئیں-

○ اسلامک فرنٹ کے خرم مراد نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ نواز شریف سے چند نشستوں پر اتحاد ہو سکتا ہے-

○ امریکی جریدے نیوز ویک نے پاکستان کے انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نگران حکومت نے جو اصلاحات کی ہیں ان سے بنیادی طور پر بے نظیر کو فائدہ اور نواز شریف کو نقصان پہنچ رہا ہے- یہ سب کچھ بے نظیر کے فائدہ کے لئے ہے- اس مرتبہ فوجی طاقت بھی بے نظیر کے ساتھ معلوم ہوتی ہے- بے نظیر کے دعوے ناقابل عمل ہیں- میاں نواز شریف عوام میں مقبول ہیں-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سندھ انتظامیہ اور الیکشن کمیشن کا رویہ جانبدارانہ ہے اس سے پیپلز پارٹی کی حمایت کا تاثر ملتا ہے- انہوں نے کہا کہ ہم تو انتخابات میں خانہ پری کے لئے حصہ لے رہے ہیں- اصل مقصد اس کے بعد انتخابات کی تیاری کرنا ہے-

○ حکومت پنجاب نے ڈرائیوروں کی بھرتی پر عائد پابندی ختم کر دی ہے- ایک سرکاری نوٹیفیکیشن میں کہا گیا ہے کہ سرکاری محکمے یہ خالی آسامیاں فوری طور پر پر کر دیں-

○ الیکشن کمیشن نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر پیپلز پارٹی اور نواز مسلم لیگ کو نوٹس جاری کئے ہیں- الیکشن کمیشن کے اجلاس میں انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا- دونوں جماعتوں کے نمائندوں کو ۲- اکتوبر کو اسلام آباد میں الیکشن کمیشن کے روبرو پیش ہونے کی ہدایت کی گئی ہے-

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے مسئلہ کشمیر پر پہلی بار واضح لب و لہجہ استعمال کیا ہے- انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے جہاں خونریز نسلی اور مذہبی خانہ جنگی ہو رہی ہے- یاد رہے کہ کسی بھی امریکہ صدر نے پہلی بار اقوام متحدہ میں اپنی تقریر میں مسئلہ کشمیر کا ذکر کیا ہے- بھارتی سفارت کاروں میں اس تقریر سے مایوسی پھیل گئی ہے- صدر کلنٹن نے کہا کہ کشمیر کا آتش فشاں کسی بھی وقت دنیا کے لئے تباہ کن ہو سکتا ہے ایسے مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے-

○ بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر گنیش سنگھ نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر بین الاقوامی سطح پر اٹھانا خطرناک ہو گا-

○ انکم ٹیکس نادہندگان کے خلاف مہم میں مزید ۵- افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے- پندرہ افراد کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے گئے ہیں- اب تک ڈیڑھ کروڑ روپے کی وصولی ہوئی ہے-

○ سندھ میں سکرنڈ کے علاقے میں ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے چار افراد کو اغوا کر لیا- رہائی کے لئے فی کس پانچ لاکھ روپے تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے-

○ پیپلز پارٹی نے اپنے ایک سابقہ لیڈر رانا شوکت محمود کے خلاف سینیئر سول جج اسلام آباد کی عدالت میں ایک کروڑ روپے ہرجانہ کا دعویٰ کر دیا ہے- رانا شوکت محمود نے الزام لگایا تھا کہ پارٹی نے ان سے ٹکٹ واپس لے کر چار لاکھ روپے کے عوض ایک اور شخص کو دے دیا ہے- پارٹی کا موقف ہے کہ رانا شوکت محمود سے ٹکٹ اس لئے واپس لیا گیا کہ چونکہ ان کا نام نادہندگان کی فہرست میں آگیا تھا-

○ سندھ پیپلز پارٹی کے صدر سید قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی ٹکٹ فروخت نہیں کیا- ہم نواز شریف کے خلاف کیس دائر کریں گے- انہوں نے بتایا کہ ایم کیو ایم سے مفاہمت کے لئے بات چیت بے نتیجہ رہی ہے-

○ اسلامی فرنٹ نے اپنے ووٹروں کو ہدایت کی ہے کہ جہاں اسلامی فرنٹ کا امیدوار نہ ہو وہاں پیپلز پارٹی کو ہرگز ووٹ نہ دیا جائے-

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میں انتخابات کے فوراً بعد اپنی سیاسی پارٹی بناؤں گا اور جیتنے والے اراکین کو اس میں شامل کروں گا انہوں نے کہا کہ ہم حکومت میں حصہ لیں گے- اپوزیشن میں نہیں بیٹھیں گے- صدارت کا انتخاب لڑنا میری ترجیحات میں شامل ہے-

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انتخابات کے حیران کن نتائج بڑے بڑے لال بجھکڑوں کے منہ بند کر دیں گے-

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے وزارت عظمیٰ کا کوئی شوق نہیں میں صرف ملک بچانے کی جدوجہد کر رہا ہوں- ایک بھی پاکستانی کو اگر اس کا ضمیر زندہ ہے تو پیپلز پارٹی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے- انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہونے والا تھا کہ بی بی اور بابا کی سیاست نے پاکستان کے خلاف سازش کو کامیاب کر دیا-

○ ڈش انٹینا میں بھاری گیج کا میٹریل استعمال کرنے کی وجہ سے ہمارے بنے ہوئے ڈش نہایت مضبوط اور بہترین رزلٹ دیتے ہیں- تمام سیٹیلائٹ کے لئے موزوں-
آپ کے جانے پہچانے آزمودہ خدمت گار
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ-
بشارت احمد خان
فون دفتر ۲۱۱۲۷۴ - فون گھر ۴۸۷

کوٹھی برائے فروخت

○ ایک کوٹھی رقبہ ایک کنال واقع دارالصدر غربی برائے فروخت موجود ہے- بجلی سوئی گیس اور پانی کی سہولت میسر ہے- مکانیت اور دیگر تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں-
کرامت اللہ ۲۱/۳۴ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ- فون ۸۲۵

گل گھوٹو، منہ کھر اور سر کن کے

علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، اپھارہ، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، رحم نکالنا، جیر، چیچک، واہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں ناڑ گلٹی پیدا ہو جانا وغیرہ کے لئے
کیوریٹو ادویات حیوانات دستیاب ہیں- لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ۱ روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں)
وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں-
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون : کلینک ۶۰۶، ہیڈ آفس ۱۷۷ ربوہ
ڈسٹری بیوشن ۲۱۱۲۸۳

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
ھوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
پُرامید واحد علاجگاہ
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 558
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

☎ 218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔